## سوال

(544) بھتیجے کے حق کی جائیداد لڑکی کو دینا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا حقیقی تایا عرصہ پندرہ سال کا ہوا کہ فوت ہوگئے ہیں۔ مگر وہ اپنی تمام جائداد وزمین اور مکان وغیرہ جس کا میں حقدار تھا۔ وہ اپنی لڑکی کو دے گیا۔ یعنی ہبہ کر گیا جس کا اصلی وارث میں ہوں۔ اور اب وہ لڑکی مذکور اس زمین کو چھوڑتی ہے۔ کہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ہمیں شریعت محمدیہ کے مطابق حکم دیں۔ کہ کتنی زمین خود رکھ سکتی ہوں۔ اور کتنی اصلی وارث کو چھوڑ سکتی ہوں۔ لہذا التماس خدمت میں ہے کہ وراثت تقسیم کر کے بذریعہ اخبار اطلاع دیں۔ عین نوازش ہوگی۔ ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جائداد متروکہ میں نصف حصہ لڑکی کا تھا۔ اور نصف حصہ بطور عصبہ بھتیجے کا لڑکی قابضہ اگر چاہے تو نصف آپ کو دے دے۔ اس کا باپ مواخذہ سے بری ہوگا۔ (یکم ذی قعدہ 47ہجری)

### تشریح مفید

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ ہندہ اپنی جائداد منقولہ وغیر منقولہ کو بنام اپنی اولاد ذکور واناث کے ہبہ کرنا چاہتی ہے۔ آیا اس کو یہ حق شرعا پہنچتا ہے۔ یا نہیں کہ اپنے بیٹے اور بیٹی کو برابر مساوی حصہ دے۔ بینوا توجروا

الجواب۔ صورت مسئولہ میں ہندہ کو شرعا یہ حق ہے کہ اپنے بیٹے اور بیٹی کو برابر مساوی حصہ دے۔ کیونکہ ظاہر فیصلہ نبوی ﷺ یہی ہے۔ کہ جب کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنی اولاد کو کچھ ہبہ کرے۔ تو بیٹے اور بیٹی کو مساوی حصہ دے۔ جیسا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے واضح ہوتا ہے۔

عن نعمان بن بشیر ان اباہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ہذا اعلاما کان لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل ولدک نحلت مثل ہذا فقال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارجعہ وفی لفض فانطلق ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیشہدہ علی صدقتی فقال افعلت ہذا بولدک کلھم قال لا قال فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم فرجع ابی فردتلک الصدقة متفق علیہ وفی روایة لمسلم قال فاشھد وعلی ہذا غیری ثم قال الیسرک ان یکونوا لک فی البر سواء قال بلی قال فلا اذن کذافی بلوغ المرام

اس حدیث سے ظاہر یہی ہے کہ ہبہ اور عطیہ میں بیٹا اور بیٹی کو برابر اور مساوی حصہ دینا چاہیے۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں۔ کہ جب ماں باپ اپنی اولاد کو کچھ ہبہ کرے یا کچھ عطیہ دیوے۔ تو بیٹے کو دو حصہ دے۔ اور بیٹی کو ایک حصہ دے۔ جیسا کہ باپ کے مرنے کے بعد بیٹا اور بیٹی میں اس کا ترکہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ مگر ظاہر الفاظ حدیث نعماب بن بشیر سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب باپ اپنی زندگی میں اپنی اولاد کو کچھ ہبہ کردے۔ تو بیٹا اور بیٹی کو برابر حصہ دے۔ اور زندگی کی حالت میں باپ کے ہبہ و عطیہ کو تقسیم ترکہ پر قیاس کرنا ٹھیک نہیں۔ علامہ محمد بن اسماعیل الامیر سبل السلام میں نعمان بشیر کی حدیث کے تحت میں لکھتے ہیں۔

الحديث دليل على وجوب المساواة بن الولادفى الهبة وقد صره به البخاري وهو قول احمد واسحاق واخرين وانها باطلة مع عدم المساواة وهوالذي يفيده الفاض الحديث من امره صلى الله عليه وسلم بارجاعه من قوله اتقوا الله وقوله اعدلوا بين اولادكم وقوله فلا اذن وقوله لا اشهد على جوداختلف فى كيفيته التسوية فقيل بان تكون عطية الذكر والانثى سواء وهوظاهر قوله فى بعض الفاظه عند النساتى الا سويت بينهم وعند ابن حبان سوا بينهم ولحديث ابن عباس رضى الله عنه سووا بين اولادكم ي العطية فلو كنت مفضلا احدالفضلت النسائ اخرجه سعيد بن منصور والبيهقى باسناد حسن وقيل التسوية ان يجعل للذكر مثل ح ظ الاثنيين على حسب التوريث انتهى

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

**جلد2ص501**

**محدث فتویٰ**